اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

نفسِ لوّامہ

ملامت کرنے والا نفس۔

1۔مجاہدہ

2۔محاسبہ

3۔مراقبہ

یادداشتیں

نفس

المجاھدہ

مجاھدہ کیوں ضروری ہے؟

جنت جانے کے لیے سخت مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبرائیل سے فرمایا کہ جاؤ جنت کو دیکھو وہ (جنت کو) دیکھ کر واپس آئے اور تیری عزت کی قسم اے میرے پروردگار! جو شخص بھی جنت کا حال سنے گا تو وہ اس میں ہی داخل ہونا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو دشواریوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جاؤ جنت کو دیکھ کر آؤ چنانچہ وہ گئے اور جنت کو دیکھا پھر واپس آ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب آپ کی عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جہنم بنائی تو ارشاد فرمایا اے جبرائیل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ وہ گئے اور اس کو دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم! کوئی شخص جہنم کا حال سن کر اس میں داخل نہ ہوگا۔اس پر اللہ نے اسے شہوتوں سے ڈھانپ دیا پھر ارشاد فرمایا: اے جبرائیل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ وہ گئے اور دیکھ کر آئے اور عرض کیا اے رب! تیری عزت اور جلال کی قسم! مجھے تو خطرہ ہے کوئی نہ بچے گا کہ جو جہنم میں داخل نہ ہو۔ (ابوداود: 4744)

مجاہدہ کیسے کریں؟

.عَنْ زِيَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ اوسَاقَاهُ : فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ : افَلَا اكُونُ عَبْدًاشَكُورًا؟

زیاد بن علاقہ بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یاداشتیں

اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ ﷺ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح بخاری: 1130)

.وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

''لیکن جو شخص اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور جس نے نفس کو بری خواہشات سے روکا۔تو یقیناً جنت اُس کا ٹھکانہ ہوگی۔'' (سورۃ النازعات: 40,41)

6.وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

''اور تم ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں۔اُس کی رضا چاہتے ہیں۔اُن کے حساب میں سے تم پر کسی چیز کا بوجھ نہیں۔اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا ان پر کوئی بوجھ نہیں۔پھر تم ان کو اپنے سے دور کرو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔'' (الانعام: 52)

7.وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا.

'اور جمائے رکھو اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے ربّ کو پکارتے ہیں۔وہ اُس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری نظریں اُن سے نہ پھر جائیں۔تم دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے ہو۔اور تم ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کر لی اور جس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔'' (الکھف: 28)

.عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ ،لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ .قَالَ :فَقِيْلَ لَهُ :اَوْ قُلْتُ (لَهُ) :لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا

یاداشتیں

تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ :مَا يَسُرُّنِي اَنَّ مَنْزِلِي اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ .اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ ، وَرُجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَهْلِي .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((”قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ“.))

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا کہ جس کو میرے سے زیادہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ مسجد سے اتنی دور ہے اور اسکی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے کہ جس پر تو سوار ہو کر اندھیرے میں اور گرمیوں میں آیا کرے اس نے کہا میرے لیے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں کہ میرا گھر مسجد کے کونے میں ہو بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا لکھا جائے اور واپس جانا جب میں اپنے گھر کی طرف واپس جاؤں تو یہ بھی لکھا جائے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے یہ سارا ثواب تیرے لیے جمع کر دیا ہے۔“ (صحیح مسلم: 1514)

9.حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبِ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ : كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي ((سَلْ)) فَقُلْتُ : اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ :((اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟)) قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ قَالَ : فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لایا کرتا تھا۔ آپ نے ایک دن فرمایا: مانگ۔ تو میں نے عرض کیا میں آپ ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: تو اپنے معاملے میں سجود کی کثرت کے ساتھ میری مدد کر۔ (صحیح مسلم:1094)

مجاہد کی مثال

10.عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:غَابَ عَمِّي اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ:يَا

یادداشتیں

رَسُولَ اللّٰہِ اِغِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ أُحُدٍ وَانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعْتَذِرُاِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. یَعْنِیْ اَصْحَابَهُ وَاَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍفَقَالَ: یَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِاِنِّی أَجِدُ رِیْحَها مِنْ دُوْنِ اُحُدٍقَالَ سَعْدٌ: فَمَااسْتَطَعْتُ یارَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِیْنَ ضَرْبَةً بِالسَّیْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْیَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْقُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهِ. قَالَ أَنَسٌ کُنَّا نُرَی أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هذه الآیَةَ نَزَلَتْ فِیْهِ وَفِیْ اَشْبَاهِهِ: (مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَیْهِ) اِلٰی آخِرِ الْآیَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے اس لیے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں پہلی لڑائی ہی سے غائب رہا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب اُحد کی لڑائی کا موقع آیا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں پھر وہ آگے (مشرکین کی طرف) بڑھے تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں اور نضر رضی اللہ عنہ (ان کے باپ) کے رب کی قسم! میں جنت کی خوشبو اُحد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو انہوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو ہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریباً اسّی زخم ان کے جسم پر تھے وہ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کے اعضاء کاٹ دیئے تھے اور کوئی شخص انہیں پہچان نہ سکا تھا صرف ان

یاداشتیں

کی بہن انگلیوں سے انہیں پہچان سکی تھیں۔انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سمجھتے ہیں (یا آپ نے نری کے بجائے نظن کہا) مطلب ایک ہی ہے کی یہ آیت ان کے اوران جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "مومنوں میں کچھ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے اس وعدہ سچا کردکھایا جوانہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا" آخرآیت تک (صحیح بخاری: 2805)

مجاہدے کےفوائد

نوافل کے ذریعے مجاہدہ کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے

2.عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : مَنْ عَادَی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَیْهِ وَمَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهُ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہوجاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ

یادداشتیں

رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔وہ تو موت کو بوجہ تکلیفِ جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔" (صحیح بخاری: 6502)

3 اللہ کو یاد کرتے رہنا نفس کے ساتھ جہاد کے بغیر ممکن نہیں

4. عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی .وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَکَرَنِی .فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي .وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ . وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا .وَاِنْ اَتَانِی يَمْشِی اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔"
(صحیح بخاری: 7405)

انجام

مجاہدے سے درجات بلند ہوتے ہیں

11. عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :(("اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟ "))قَالُوا: بَلٰی .يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ :قَالَ :"اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

یاداشتیں

’’حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند ہوتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: سختی اور تکلیف میں وضو کامل طور پر کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا‘‘ (بلندی درجات کا ذریعہ ہیں) پس تمہارے لیے یہی رباط ہے۔‘‘
(صحیح مسلم: 587)

12.عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ.

’’حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔‘‘ (صحیح مسلم: 7400)

یادداشتیں

الیقین

یقین کیا ہے؟

1. اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُ (1) حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ (2) کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ (3) ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ (4) کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ (5) لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ (6) ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ (7) ثُمَّ لَتُسۡئَلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ (8)

”زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے تمہیں غفلت میں ڈال دیا ہے۔(1) یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ جاتے ہو۔(2) ہرگز نہیں! جلد ہی تم جان لوگے۔(3) ہاں پھر ہرگز نہیں! بہت جلد تم جان لوگے۔(4) ہرگز نہیں! کاش تم یقینی علم کے ساتھ جانتے۔(5) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔(6) پھر تم ضرور اُس کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔(7) پھر ضرور اُس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔(8)“

(التکاثر:1.8)

کس چیز پر یقین؟

وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

2 الٓمّٓ (1) ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (2) الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (3) وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (4) اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (5)

”ا۔ل۔م۔(1) یہ کتاب ہے،اس میں کوئی شک نہیں۔اللہ تعالٰی سے ڈرنے والوں کیلئے ہدایت ہے۔(2) جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے اُن کو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(3) اور جو اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ

یادداشتیں

آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(4) وہی لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔(5)‘‘ (البقرہ:1.5)

3. الٓمّٓ (1) تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ (2) ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ (3) الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (4) اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (5)

’’ا-ل-م-(1) یہ پُرحکمت کتاب کی آیات ہیں۔(2) ہدایت اور رحمت ہے نیکوکاروں کے لیے۔(3) جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(4) یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(5)‘‘ (لقمان:1.5)

یقین کیوں ضروری ہے؟

یقین پر جینا اور یقین پر مرنا ہی یقین پر اٹھائے گا۔

4۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:’’جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے دین اسلام پر۔پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ ﷺ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے،وہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلیلیں اور کھلی نشانیاں لے کر آئے،اللہ کے پاس سے ہم نے ان کی تصدیق کی،پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے کہ بھلا اللہ کو کون دیکھ سکتا ہے؟ پھر اس کے لیے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو وہ آگ دیکھتا ہے (شدا شتیعال) سے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ نے تجھ کو اس سے بچایا،پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانہ ہے،اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین

پر تھا (دنیا میں) اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھے گا (حشر میں) اللہ چاہے تو۔ اور برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے اس کا دل پریشان گھبرایا ہوا ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا میں نے بھی ویسا ہی کہا پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں ہے دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ اللہ نے تجھے اس سے محروم کیا، پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے جو اوپر تلے ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے ۔اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک میں تھا (دنیا میں) اسی پر مرا اسی پر اٹھے گا اگر اللہ چاہے۔

(سنن ابن ماجه:4268)

یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھنے والا جنتی ہے۔

5.حدَّثَنِی شَدَّادُ بنُ أَوْسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :"سَيِّدُ الأَسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ :اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وران سے رسول اللہ ﷺ نے کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کے تمام کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہے "اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے انکو کہہ لیا اور اسی دن اسکا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے

یادداشتیں

رات میں انکو پڑھ لیا اور اسکا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

(صحیح بخاری:6306)

یقین کیسے آتا ہے؟

وہ یقین لانے والوں میں سے ہو جائے۔

6.**وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّيٓ أَرٰكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ (74) وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (75) فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ الْأٰفِلِينَ (76) فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّينَ (77) فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَآ أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (78)**

"اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا: "کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ یقیناً میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں"۔(74)اور ابراہیم کو اسی طرح ہم آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھاتے ہیں اور تا کہ وہ یقین لانے والوں میں سے ہو جائے۔(75)پھر جب اس پر رات طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا۔اس نے کہا: "یہ میرا ربّ ہے"۔ پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا:"میں ڈوب جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔"(76)پھر جب اس نے چاند کو طلوع ہوتے دیکھا تو کہا:"یہ میرا ربّ ہے۔" پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا:"اگر میرے ربّ نے میری راہ نمائی نہ کی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔"(77)پھر جب اس نے سورج کو طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: "یہ میرا ربّ ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔" پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو اس نے کہا:"اے میری قوم!یقیناً میں ان سے لاتعلق ہوں جن کو تم شریک بناتے ہو۔"(78) (الانعام:74.78)

یادداشتیں

قوت ارادی

قوت ارادی کیا ہے؟

ایمان پر قائم رہنے کا ارادہ ہے۔

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ ، فَقَالَ لِي: لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ ؟ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ. قَالَ وَكِيعٌ: كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ ، قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ط اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا لا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا لا وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا (مریم: 77تا80)

''حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاص بن وائل پر میرا قرض تھا پس میں اس کے پاس آیا اور اس سے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں ہرگز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم محمد ﷺ کا انکار کرو تو میں نے اس سے کہا: ہرگز نہیں! میں محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے پھر دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا: میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا۔ وکیع نے کہا: اعمش نے بھی اسی طرح کہا ہے پس یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

''کیا پھر تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے تو مال اور اولاد ضرور دیئے ہی جاتے رہیں گے؟ کیا اُس نے غیب کی اطلاع پائی ہے یا اُس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہتا ہے وہ ہم جلد ہی لکھ لیں گے اور ہم اس کے لیے عذاب میں اور اضافہ کریں گے۔ اور جو کچھ وہ کہہ رہا ہے ہم اُس کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا'' (مسلم: 7062)

یاداشتیں

العزم

کیسے ہوتا ہے؟

جب عزم کرلو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

1. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

''پھر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے جس کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم دل ہو۔ اور اگر تم بدزبان اور سخت دل ہوتے تو وہ تمہارے آس پاس سے بھاگ جاتے۔ پھر انہیں معاف کرو اور اُن کے لیے مغفرت کی دُعا مانگو اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔ پھر جب عزم کرو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (آل عمران: 159)

جب معاملے کا قطعی فیصلہ ہو جائے۔

2. طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

''حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنا ہے۔ پھر جب معاملے کا قطعی فیصلہ ہو گیا تو اگر وہ اللہ تعالیٰ سے سچے رہتے تو اُن کے لیے بہتر ہوتا۔'' (محمد: 21)

کس چیز کا عزم؟

سمع وطاعت کا عزم

3. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی سننے

یاداشتیں

اوراطاعت کرنے کی بیعت کی خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں۔

(صحیح بخاری: 7199)

عزم والے رسول

4. فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۚ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ

''پھر صبر کرو جس طرح رسولوں میں سے عزم والوں نے صبر کیا۔اوراُن کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔جس دن یہ لوگ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جارہا ہے تو گویا کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔بات پہنچادی گئی۔پھر کیا نافرمان قوم کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا؟''

(الاحقاف: 35)

یاداشتیں

التوکل

توکل کیا ہے؟

اللہ پر یقین ہی توکل ہے۔

10.عَنْ أَبِی بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَأَنَا فِی الْغَارِ :لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ: "مَا ظَنُّکَ یَا أَبَا بَکْرٍ بِاثْنَیْنِ، اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟".

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟" (صحیح بخاری: 3653)

کس پر توکل کرنا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہی پر ایمان والوں کو توکل کرنا چاہیے۔

1.قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

"کہہ دو کہ ہمیں ہرگز کچھ نہیں پہنچے گا مگر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔وہ ہمارا مولیٰ ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی پر ایمان والوں کو توکل کرنا چاہیے۔" (التوبہ:51)

جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

2.مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

"اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو وہ اُس کے لیے کافی ہے۔یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہنے والا ہے۔یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کی ہے"۔

(الطلاق:3)

یادداشتیں

اُسی کو اپنا وکیل بنالو۔

3. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلاً ۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلاً

''اور اپنے ربّ کا نام یاد کرو اور سب سے کٹ کر اُسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ پھر اُسی کو اپنا وکیل بنالو۔'' (المزمل: 8,9)

اُس زندہ پر بھروسہ کرو جس کو موت نہیں آئے گی۔

4. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (56) قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلاً (57) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۔ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا (58) الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (59)

''اور ہم نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (56) کہہ دو کہ میں اس پر تم سے اس کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا کہ جو چاہے وہ اپنے ربّ کی طرف راستہ اختیار کرلے۔ (57) اور اُس زندہ پر بھروسہ کرو جس کو موت نہیں آئے گی۔ اور اُس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو۔ اور اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے کے لیے وہ کافی ہے۔ (58) جس نے آسمانوں اور زمین اور اُن چیزوں کو جو اُن دونوں کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وسیع رحمت والا۔ پھر اس کے بارے میں کسی جاننے والے سے پوچھو۔ (59)'' (الفرقان: 56,59)

وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

5. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

''یقیناً جو لوگ ایمان لانے والے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل لرز

یادداشتیں

جاتے ہیں۔اور جب اللہ تعالیٰ کی آیات اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ اُن کا ایمان بڑھادیتی ہیں۔اور وہ اپنے ربّ پر اعتماد کرتے ہیں۔" (الانفال:2)

6. فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

"پھر جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے تو وہ محض دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا ساز و سامان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔" (الشوریٰ:36)

اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

7. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

"تحقیق تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم میں سے ہے۔اس پر شاق گزرتا ہے کہ تم نقصان میں پڑو۔تمہاری بھلائی کا حریص ہے۔ایمان لانے والوں پر شفیق ومہربان ہے۔پھر اگر یہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی پر میرا بھروسہ ہے۔اور وہی عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔" (التوبہ: 128،129)

کیسا توکل؟

8. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا:"اگر تم اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تم کو بھی ایسے رزق دیا جائے جیسا کہ چڑیوں کو رزق دیا جاتا ہے۔صبح کو وہ گھونسلوں سے خالی پیٹ نکلتی ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتی ہیں"۔

یادداشتیں

(جامع ترمذی:2344)

9.عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:''جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل نرم مزاجی اور توکل علی اللہ میں پرندوں کی طرح ہوں گے''۔ (صحیح مسلم:7162)

توکل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

11.فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

''پھر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے جس کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم دل ہو۔ اور اگر تم بدزبان اور سخت دل ہوتے تو وہ تمہارے آس پاس سے بھاگ جاتے۔ پھر انہیں معاف کردو اور اُن کے لیے مغفرت کی دُعا مانگو اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔ پھر جب عزم کرو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (آل عمران:159)

کیسے توکل کروں؟

12.عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْهُ يَقُوْلُ :قَالَ رَجُلٌ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ ،اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ ؟ قَالَ : ''اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ''

''حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اونٹ کا پیر باندھ کر توکل کروں، یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کا پیر باندھ اور پھر توکل کر۔'' (ترمذی:2517)

توکل کی دعائیں

یادداشتیں

گھر سے نکلتے ہوئے

13.عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : مَنْ قَالَ یَعْنِی اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ : بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یُقَالُ لَہٗ : کُفِیتَ وَوُقِیتَ وَتَنَحّٰی عَنْہُ الشَّیْطَانُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا،بسم اللہ توکلت سے لے کر الا باللہ تک پڑھ لیتا ہے اللہ کے نام سے میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں،طاقت اور قوت اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے تو اس نے کہا جاتا ہے تو کفایت کیا گیا ہے اور شر سے محفوظ کیا گیا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے''۔(جامع ترمذی: 3426)

رات کو

14.عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْعُوْا مِنَ اللَّیْلِ : ''اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ لَکَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ قَیِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیھِنَّ،لَکَ الْحَمْدُ ،اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ، قَوْلُکَ الْحَقُّ ،وَوَعْدُکَ الْحَقُّ ، وَلِقَآئُکَ حَقٌّ ،وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ ،وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ ،وَبِکَ آمَنْتُ ،وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ،وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ،وَبِکَ خَاصَمْتُ ،وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ ،فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ،وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ لِیْ غَیْرُکَ.

''ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات میں یہ دعا کرتے تھے:''اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے تو آسمان وزمین کا مالک ہے حمد تیرے لیے ہی ہے،تو آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اوران سب کا جو اس میں ہیں۔ تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمان وزمین کا نور ہے۔تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیری ملاقات سچ ہے اور جنت سچ ہے اوردوزخ سچ ہے اورقیامت سچ ہے،اے اللہ میں نے تیرے ہی سامنے سر جھکا دیا میں تجھ ہی پر ایمان لایا میں نے تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع

یادداشتیں

کیا میں نے تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں پس تو میری مغفرت کر، ان تمام گناہوں میں جو پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں، جو میں نے چھپا رکھے ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے، تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔" (صحیح البخاری: 7385)

یاداشتیں

الصبر

صبر کیا ہے؟

صبر روشنی ہے

1.انّ ابی مالکٍ رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ ﷺ :"والصبر ضیاءٌ".

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور صبر روشنی ہے۔'' (صحیح مسلم:534)

صبر ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

2.یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

''اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور جو مصیبت بھی تم پر آئے اس پر صبر کرو۔ یقیناً یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

(لقمان:17)

صبر سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

3. انّ ابا سعیدٍ اخبرہُ : انّ ناسًا مّن الانصارِ سالُوا رسُولَ اللہِ ﷺ فلَمْ یسالْہُ احدٌ مّنْھُمْ اِلّا اعطاہُ حتّی نفدَ ما عِندَہُ فقالَ لھُمْ حِینَ نفدَ کُلُّ شیءٍ انْفقَ بِیدَیْہِ : ما یکُونُ عِندِیْ مِنْ خیرٍ لا ادّخِرُہُ عنکُمْ وانّہٗ مَنْ یّسْتعِفّ یُعِفّہُ اللہُ ومنْ یّتصبّرْ یُصبّرْہُ اللہُ ومنْ یّسْتغْنِ یُغْنِہِ اللہُ ولنْ تُعْطوْا عطاءً خیرًا واوْسعَ مِنَ الصّبْرِ

انہیں ابو سعید نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول ﷺ سے مانگا اور جس نے بھی رسول ﷺ سے مانگا آپ ﷺ نے بھی انہیں دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ ﷺ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ ﷺ نے اپنے

یاداشتیں

ہاتھوں سے دیا تھا تو فرمایا کہ "جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے بچا کے نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو تم میں (سوال) سے بچتا رہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے غیب سے دے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا اور بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے بے پرواہ کردے گا اور اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کو تم کو نہیں ملی۔"

(بخاری:6470)

صبر کس کے لئے؟

اپنے رب کے لیے صبر کریں۔

4. یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ (1) قُمْ فَاَنْذِرْ (2) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (3) وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ (4) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (5) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (6) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (7)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے!(1) اُٹھو پھر خبردار کرو۔(2) اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو۔(3) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔(4) اور گندگی سے دُور رہو۔(5) اور زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کرو۔(6) اور اپنے ربّ کے لیے صبر کرو۔(7)"

(المدثر:1.7)

جو رب کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں۔

5. وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (22) جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ (23) سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (24)

"اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور جو بھلائی سے بُرائی کو دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔(22) ابدی باغ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں وہ بھی۔

یادداشتیں

اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔(23) تم لوگوں پر سلامتی ہو اس لیے کہ تم نے صبر کیا۔ پھر کتنا اچھا ہے آخرت کا گھر!(24)" (الرعد: 22,24)

صبر کیسے کریں؟

صبر اور نماز سے مدد لو۔

6. وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (45) الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (46)

"اور صبر اور نماز سے مدد مانگو اور یقیناً یہ مشکل کام ہے مگر خشوع کرنے والوں کے لیے نہیں۔(45) جو گمان رکھتے ہیں کہ یقیناً وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرنے والے ہیں اور یقیناً وہ اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔" (البقرہ: 45,46)

ایک دوسرے سے صبر کا مقابلہ کرو۔

7. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

"اے ایمان والو! صبر کرو اور ایک دوسرے سے صبر کا مقابلہ کرو اور ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اُمید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔" (آل عمران: 200)

رسول اللہ ﷺ کا صبر

8. حَدَّثَنِي عُرْوَةُ :اَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَدَّثَتْهُ :اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ :هَلْ اَتٰى عَلَيْكُمْ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ:" لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ لَقِيْتُ ،وَكَانَ اَشُدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ : اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اللهُ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَامُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ

یادداشتیں

فَنَادَانِی مَلَکُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ : یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ : ذٰلِکَ فِیمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَیْهِمُ الاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : بَلْ اَرْجُو اَنْ یُخْرِجَ اللّٰہُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰہَ وَحْدَهُ لَا یُشْرِکُ بِهِ شَیْئًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ کوئی سخت دن گزرا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن اس نے (اسلام قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رد کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا' تب مجھ کو کچھ ہوش آیا۔ تب مجھ کو کچھ ہوش آیا اور میں نے دیکھا کہ بدلی کا ایک ٹکڑا سایہ کیے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت جبریل اس میں موجود ہیں۔ اور انھوں نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا اور اور کہا کہ اے محمد پھر انھوں نے بھی وہی بات کی' آپ جو چاہیں (اسکا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو اسکی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گی۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گی۔" (صحیح بخاری: 3231)

صبر کرنے والے

9. اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (16) اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ (17)

"وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لائے۔ پھر آپ ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (16) اور صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے

یادداشتیں

اور رات کے پچھلے پہر میں مغفرت کی دُعائیں مانگنے والے ہیں۔(17)‘‘

(آل عمران: 16.17)

صبر کب کریں؟

صدمے کے آغاز میں صبر

10. وَعَنْ أنَسٍ ﷺ قال: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بامْرَأةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: "اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي" فَقَالَتْ: إلَيْكَ عَنِّي، فَإنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فقالت: لَمْ أعْرِفْكَ، فَقَالَ: (إنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا۔ مجھ سے دور ہو جا! تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔ اس رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانا(اس لئے فرطِ غم میں اس نے نازیبا انداز اختیار کیا)۔ بعد میں اس کو بتلایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔ چنانچہ (یہ سن کر) وہ آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہیں پایا، (آ کر) اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے اسے (پھر وعظ کرتے ہوئے) فرمایا: صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے۔ (بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے) مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ وہ اپنے بچے (کی قبر) پر رو رہی تھی۔ (بخاری: 1283)، (مسلم: 2139)

تکلیف پر صبر کرنا

11. عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: ألا أُرِيكَ امْرَأةً مِنْ أهْلِ الجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ المَرْأةُ السَّوْدَاءُ أتَتِ النبيَّ ﷺ قَالَتْ: إنِّي أُصْرَعُ، وَإنِّي أُصْرَعُ، وَإنِّي أتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ تعالى لِي قَالَ: "إنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الجَنَّةُ، وَإنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ تَعَالَى أنْ يُعَافِيَكِ" فَقَالَتْ:

یادداشتیں

أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَالَهَا.

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، (ضرور دکھلایئے!) انہوں نے فرمایا: یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے)۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر، اس کے بدلے تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے دے۔ اس نے کہا میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں۔ تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے دعا فرما دیں کہ میں ننگی نہ ہوا کروں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔ (بخاری: 5652)

تکلیف پر صبر

12. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى اَذَاهُمْ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مومن لوگوں سے مل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے، اس کو اس مومن کی نسبت زیادہ ثواب ملتا ہے جو نہ لوگوں سے ملتا ہے اور نہ ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔'' (ابن ماجہ: 4032)

اللہ کی رضا چاہنے والوں کے ساتھ پر صبر کریں۔

13. وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

یادداشتیں

’’اور جمائے رکھو اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔وہ اُس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری نظریں اُن سے نہ پھر جائیں۔تم دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے ہو۔اور تم ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کر لی اور جس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔‘‘ (الکھف:28)

صبر کی جزا

صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔

14. اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ

’’کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک اُن لوگوں کو نہیں جانا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور جو صبر کرنے والے ہیں۔‘‘

(آل عمران:142)

صبر کرنے والوں کے لیے بخشش ہے۔

15. وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ (9) وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ (10) اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ (11)

’’اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں پھر اس سے اُسے محروم کر دیتے ہیں تو یقیناً وہ مایوس ہو جاتا ہے، ناشکرا بن جاتا ہے۔(9) اور اگر مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی تھی ہم اسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ضرور کہتا ہے کہ ساری مصیبتیں مجھ سے دور ہو گئیں۔یقیناً وہ اترانے والا، اکڑنے والا بن جاتا ہے۔(10) سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔(11)‘‘ (ھود:9،11)

یاداشتیں

اجر۔

16.وَعَنْ اَبِی یَحْیَی صُهَیْبِ بْنِ سِنَانٍ ﷺ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :(عَجَباً لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ،وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ اِلَّالِلْمُؤْمِنِ:اِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًالَهُ،وَاِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَفَكَانَ خَيْرًالَهُ

حضرت ابویحیٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔اس کے ہر کام میں اس کے لئے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔اگر اسے خوش حالی نصیب ہو، (اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے،تو (یہ شکر کرنا بھی) اس کے لئے بہتر ہے(یعنی اس میں اجر ہے) اور اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے،تو یہ (صبر کرنا بھی)اس کے لئے بہتر ہے(کہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور باعث اجر ہے)۔'' (صحیح مسلم:7500)

صبر کا بدلہ جنت ہے۔

17.عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:" اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ"يُرِيدُ عَيْنَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء ''آنکھوں'' کے بارے میں آزماتا ہوں ''یعنی نابینا کر دیتا ہوں'' اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ (بخاری: 5653)

یادداشتیں

احتساب

اخلاص کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا

1.الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (156) اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (157)

''وہ لوگ کہ جب کوئی مصیبت اُن پر آتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ''یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یقیناً ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''(156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔(157)''

(البقرة:156,157)

رب کی رضا کی تلاش اخلاص ہے

2.وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

''اور لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں اپنی جان بھی بیچ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔'' (البقرة:207)

اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے۔

3.اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

''جن سے لوگوں نے کہا کہ یقیناً دشمن نے تمہارے خلاف لشکر جمع کر لیے ہیں پھر تم اُن سے ڈر جاؤ۔ پھر اس نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔'' (آل عمران:173)

اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔

4.فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

یادداشتیں

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

''پھر اگر یہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی پر میرا بھروسہ ہے۔اور وہی عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔'' (التوبہ: 129)

اخلاص کیسے آتا ہے؟

اللہ سے اجر کی امید

5. كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ (105)ۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (106) اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (107) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (108)ۚ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (109)

''نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔جب اُن کے بھائی نوح نے اُن سے کہا: ''کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ یقیناً میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یقیناً میرا اجر تو کائنات کے ربّ کے ذمہ ہے۔'' (الشعراء: 105,109)

6. كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ (123) اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (124) اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (125) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (126)ۚ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (127)

''عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔(123) جب اُن کے بھائی ہود نے اُن سے کہا: ''کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟(124) یقیناً میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔(125) پھر تم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو۔ (126) اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یقیناً میرا اجر تو کائنات کے ربّ کے ذمہ ہے۔(127)''

(الشعراء: 123.127)

7. كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ (141)ۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (142)ۚ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْن (143) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (144) وَمَآ اَسْئَلُكُمْ

یاداشتیں

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿145﴾

''ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔(141) جب اُن سے اُن کے بھائی صالح نے کہا:'' کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ (142) یقیناً میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔(143) پھر اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو۔(144) اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یقیناً میرا اجر کائنات کے ربّ کے ذمہ ہے۔(145)'' (الشعراء: 141,145)

اللہ سے تجارت کی امید۔

8.اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿29﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿30﴾

''یقیناً جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اُس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جو کبھی برباد نہیں ہوگی۔(29) تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے اجر اُن کو پورے کے پورے دے اور اپنے فضل سے اُن کو اور زیادہ دے۔ یقیناً وہ بخشنے والا، قدردان ہے۔(30)''

(فاطر:29,30)

گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا۔

9.عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا ، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً".

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

(صحیح مسلم:2322)

ثواب کی نیت سے جنازے میں شرکت کرنا۔

10.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:"مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ

یادداشتیں

اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا ، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ".

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد کا پہاڑ، اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔'' (صحیح البخاری:47)

خالص نیت سے روزے رکھنا۔

11. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (صحیح البخاری:38)

صبر میں اخلاص۔

12. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (22) جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ (23) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (24)

''اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور جو بھلائی سے بُرائی کو دفع کرتے

یادداشتیں

ہیں۔ آخرت کا گھر ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔ (22) ابدی باغ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ اوران کے آباؤ اجداد اوران کی بیویوں اوران کی اولاد میں سے جو صالح ہیں وہ بھی۔ اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔ (23) تم لوگوں پر سلامتی ہو اس لیے کہ تم نے صبر کیا۔ پھر کتنا اچھا ہے آخرت کا گھر! (24)" (الرعد: 22,24)

ثواب کی نیت سے صبر کرنا۔

13. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ".

"ابو ہریرہ نے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں" (صحیح البخاری: 6424)

بیٹے کی وفات پر صبر پر اللہ سے ثواب کی امید

14. عَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: "إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ".

حضرت ابوزید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو اطلاع دی میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے آپ نے انہیں سلام کہلوایا اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا سارہ مال ہے جو لے لیا وہ اسی کا۔ جو اس نے دیا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز اس کی بارگاہ میں ایک وقت مقررہ پر ہی واقع ہونا ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔"

(بخاری: 1284، صحیح مسلم: 2135)

بیٹے کی شہادت پر صبر پر ثواب کی امید

یادداشتیں

15.عَنْ حُمَيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَ تْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي ، فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ: "وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ".

''حمیدی طویل نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ بدر لڑائی میں شہید ہو گئے وہ اسوقت نو عمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرلوں گی اور صبر پر ثواب کی امیدوار رہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں اس کے لئے کیا کرتی ہوں۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ افسوس تم پر کیا تم پاگل ہوگی ہو۔ جنت ایک ہی نہیں ہے۔ بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ رضی اللہ عنہ) جنت الفردوس میں ہے۔'' (صحیح البخاری: 6550)

صدمے پر صبر کے وقت ثواب کی امید

16.عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ: ابْنَ آدَمَ! إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى ، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ".

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے آدم کے بیٹے اگر تو صبر کرے اور ثواب چاہے پہلے صدمے کے وقت تو میں تیرے لیے کسی ثواب سے راضی نہ ہوں گا سوا جنت کے (یعنی اس کے بدل تجھ کو جنت ہی عطا کروں گا)۔''

(ابن ماجه: 1597)

اللہ کی راہ میں زخم کھانا۔

17.عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ﷺ قَالَ: دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ

یاداشتیں

تِلْکَ الْمُشَاهِدِ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

'' جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی اور آپ گر پڑے، اس سے آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا، تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

تو تو اک انگلی ہے اور کیا ہوا جو زخمی ہوگی کیا ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہوگئی''

(صحیح البخاری:6146)

ثواب کی نیت سے شہادت کی خواہش

18.عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ "أَنَّ الجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالايمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ" . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَلَ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :"نَعَمْ ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ". ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :"كَيْفَ قُلْتُ" ، قَالَ:أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :"نَعَمْ ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ، إِلَّا الدَّيْنَ ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ علیہ السلام قَالَ لِي ذَلِكَ".

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا افضل اعمال ہیں۔ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں تو میرے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو رسول ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں! اگر تو اللہ کے راستے میں قتل کیا جائے اور صبر کرنے والا؟(ثابت قدم) ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے

یادداشتیں

بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا: اس نے کہا میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں تو میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! اس حال میں تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو تو سوائے قرض کے (سب گناہ معاف ہو جائیں گئے) کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ ہی کہا ہے۔''

(صحیح مسلم:4880)

اللہ تعالیٰ کی خاطر کھانا کھلانا

19. يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿7﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿8﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿9﴾

''جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔(7) اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔(8) یقیناً ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کھلاتے ہیں اور ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔(9)'' (الانسان:7.9)

مال خرچ کر کے رب کی رضا چاہیئے۔

20. وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿17﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿18﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿19﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿20﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿21﴾

''اور اُس سے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہنے والا دُور رکھا جائے گا۔(17) جو اپنا مال دیتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔(18) اور اُس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ اُسے دینا ہو۔(19) مگر صرف اپنے برتر ربّ کی رضا چاہنے کے لیے۔(20) اور جلد ہی وہ خوش ہو جائے گا۔(21)''

(اللیل:17.21)

یادداشتیں

الثبات

ثبات کیسے ملتا ہے؟

قولِ ثابت سے دنیا ورآخرت میں ثبات ملتا ہے۔

1.اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ ‏(24) تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيۡنٍۢ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ‌ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ‏ (25) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيۡثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيۡثَةِ اۨجۡتُثَّتۡ مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَهَا مِنۡ قَرَارٍ‏ (26) يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيۡنَ‌ ۙ وَيَفۡعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (27)

''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی ہے؟ایک پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ جمی ہوئی ہے اوراس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔(24)وہ ہر وقت اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(25)اورکلمہ خبیثہ کی مثال خراب درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اُکھاڑ لیا جاتا ہے۔اس کے لیے کوئی استحکام نہیں۔(26)اللہ تعالیٰ ایمان والوں کوایک مضبوط بات سے دنیا کی زندگی اورآخرت میں ثبات عطا کرتا ہے۔اورظالموں کواللہ تعالیٰ بھٹکا دیتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔(27)''

(ابراھیم:24..27)

کتاب سے مومنوں کوثبات ملتا ہے۔

2.وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ‌ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ‌ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‏ (101) قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَـقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيۡنَ

یادداشتیں

اٰمَنُوْا وَ هُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ﴿102﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿103﴾

''اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو بدلتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ نازل کرتا ہے،وہ کہتے ہیں کہ یقیناً تم خود گھڑنے والے ہو۔بلکہ ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔(101) کہہ دو کہ روح القدس نے اسے تمہارے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہو۔(102) اور ہم جانتے ہیں یقیناً وہ کہتے ہیں کہ اس کو تو یقیناً ایک آدمی سکھاتا ہے۔جس آدمی کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان ہے۔(103)''

(النحل:101..103)

دل کے ثبات کے لئے کتاب کو آہستہ آہستہ اتارا گیا ہے۔

3. وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ۝ وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا

''اور جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ اس شخص پر پورا قرآن ایک ہی بار کیوں نہ نازل کردیا گیا؟اسی طرح تاکہ اس کے ذریعے سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے رہیں۔اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر سنایا ہے۔(32) اور یہ لوگ تمہارے پاس جونرالی بات لاتے ہیں ہم اس کا ٹھیک جواب اور بہترین وضاحت تمہارے سامنے لے کرآتے ہیں۔(33)''

(الفرقان:32..33)

رسولوں کے واقعات سے ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

4. وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ

یادداشتیں

فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ

''اوراہم رسولوں کے واقعات میں سے جو تمہیں سنا رہے ہیں ان سب سے ہم تمہارے دل کومضبوط کرتے ہیں۔اوران میں تمہارے پاس حق آیا ہےاورایمان والوں کے لیے نصیحت اوریاددہانی ہے۔''

(ھود: 120)

اللہ تعالیٰ ہی ثبات عطا کرنے والا ہے۔

5.یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

''اے لوگو جوایمان لائے ہو!اگرتم اللہ تعالیٰ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گااورتمہارے قدم جمادے گا۔''

(محمد:7)

اپنے نفس کے ثبات کے لئے خرچ کرنا

6.وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ

''اورجولوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب اوراپنے نفس کےثبات کے لیےخرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے باغ کی طرح ہے جواونچی جگہ پرہو۔اسے زورکی بارش پہنچےتواپنا پھل دوگنالائے۔پھراگراسے زورکی بارش نہ پہنچے توہلکی پھوارہی۔اورجوکچھ تم کرتے ہواللہ تعالیٰ اس کودیکھنے والاہے۔''

(البقرۃ:265)

للہ تعالیٰ کوکافی سمجھنے سے ثبات آتا ہے۔

7. اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

یادداشتیں

''جن سے لوگوں نے کہا کہ یقیناً دشمن نے تمہارے خلاف لشکر جمع کر لیے ہیں پھر تم اُن سے ڈر جاؤ۔ پھر اس نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

(آل عمران :173)

ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

8عَنِ ابنِ عَبّاسٍ ﷺ :((حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)) قَالَهَا اِبْرَاهِيمُ ﷺ حِينَ اُلْقِيَ فِى النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا :((اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمٰنًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.))

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلمہ (حسبنا اللہ ونعم الوکیل) ابراہیم نے کہا تھا، اس وقت جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی کلمہ حضرت محمد ﷺ نے اس وقت کہا تھا جب لوگوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے کہا تھا کہ لوگوں (یعنی قریش) نے تمہارے خلاف بڑا اسامان جنگ اکھٹا کر ہے، ان سے ڈور لیکن اس بات نے ان مسلمانوں کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ مسلمان بولے کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کام بنانے والا ہے۔

(البخاری:4563)

کہاں کہاں ثابت قدمی چاہیے؟

اطاعت میں ثابت قدمی۔

9.عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ .قَالَ:بَايَعْنَارَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَه

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے آپ سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں۔

(البخاری:7199)

یادداشتیں

مقابلے میں ثابت قدم رہو۔

10.يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿45﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿46﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿47﴾

''اے ایمان والو! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(45)اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی ۔اور صبر کرو۔یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔(46)اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے۔اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں حالانکہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔(47)''

(سورة الانفال:45..47)

جنگ میں ثابت قدمی۔

11.''قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .''عَمِّي الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا .قَالَ: فَشَقَّ عَلَيْهِ .قَالَ:أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ غُيِّبْتُ عَنْهُ.وَاِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا ، فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَانِيَ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ.قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا .قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ .قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ.فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ :يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ :وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ .أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ .قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ: فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ .مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ .قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ ،عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي اِلَّا بِبَنَانِهِ .وَنَزَلَتْ هَذِهِ

یاداشتیں

الآيَةُ:"مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلا.(الحزاب: 23)قَالَ :فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أُصْحَابِه."

ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے اس لئے انہوں عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہلی لڑائی ہی سے غائب رہا جو آپ مشرکین کے خلاف لڑی لیکن اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہے۔ پھر جب احد کی لڑائی کو موقع آیا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر نے کہا کہ اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا میں اس سے بیزار ہوں پھر وہ آگے بڑھے ''مشرکین کی طرف'' تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا۔ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں اور نضر ''ان کے باپ '' کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ! جو انہوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو ہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریباً اسی زخم ان کے جسم پر تھے وہ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کے اعضاء کاٹ دیئے تھے اور کوئی شخص انہیں پہچان نہ سکا تھا صرف ان کی بہن انگلیوں سے انہیں پہچان سکی تھیں۔انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں'' یا آپ نے بجائے نری کے نظن کہا'' مطلب ایک ہی ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں

نازل ہوئی تھی کہ ''مومنوں میں کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اس وعدے کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کر رکھا تھا۔ پھر اُن میں سے کچھ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے اور اُن میں سے کچھ انتظار کر رہے ہیں۔اور انہوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی۔''

(البخاری:2805)

یادداشتیں

ثابت قدمی سے لڑو۔

12.وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی ﷺ .أَنَّهُ قَال :اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِیْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَامَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْهِمْ فَقَالَ: "يَااَيُّهَاالنَّاسُ لَاتَتَمَنَّوْالِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوْا اللهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَالَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْاوَاعْلَمُوْااَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ". ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَنْصُرْنَاعَلَيْهِمْ".

حضرت عبداللہ بن اوفی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض ان ایام میں، جن میں آپ کا مقابلہ دشمن سے ہوا انتظار فرمایا (یعنی لڑائی کو مؤخر فرمایا۔ لوگو! دشمن سے ملاقات (لڑائی) کی آرزو مت کرو، اور اللہ تعالیٰ سے عافیت، (سلامتی) مانگو۔ لیکن جب ایسا موقع آجائے کہ تمہاری دشمن سے مدبھیڑ ہوجائے تو ثابت قدمی سے لڑو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سایے تلے ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دعا فرمائی؛ اے کتاب (قرآن مجید) کے اتارنے والے بادلوں کو چلانے والے، (دشمن کے) لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست فاش سے دوچار فرما اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(صحیح بخاری:2818،مسلم:1742)

ثبات کے لئے دعائیں

ہمیں ثابت قدم رکھئے۔

13.وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ لا مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ (146) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (147) فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ

یادداشتیں

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (148)

''اور کتنے ہی نبی ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو تکلیف انہیں پہنچی، وہ دل شکستہ نہیں ہوئے، نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ سرنگوں ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (146) اور ان کی دُعا اس کے سوا کچھ نہ تھی: ''اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کام میں ہماری بے اعتدالیوں کو معاف کر دیجئے اور ہمیں ثابت قدم رکھئے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے۔ (147) پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا اچھا بدلہ بھی۔ اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (148)''

(آل عمران:146..148)

میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھئے۔

14.عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ ﷺ .أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ :"مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ .إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَزَاغَهُ " وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ :"يَامُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِيْنِكَ" قَالَ وَالْمِيْزَانُ بِيَدِالرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ أَقْوَاماً وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

نواس بن سمعان کلابی نے کہا سنا میں نے رسول ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی دل ایسا نہیں جو رحمٰن کی دو انگلیوں مین نہ ہو اس کی انگلیوں سے اگر چاہے تو قائم رکھے، یعنی دین حق پر اور اگر چاہے تو ٹیڑھا کر دے اور رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے کہ اے ثابت رکھنے والوں دلوں کو ثابت قدم رکھ ہمارے دلوں کو اپنے سچے دین پر اور فرمایا کہ ترازو رحمٰن کے ہاتھ میں بلند کرتا ہے کتنی قوموں کو، اور زیر کرتا ہے کتنی قوموں کو قیامت تک

(ابن ماجه:199)

جنگ میں ثبات عطا فرمایئے۔

یاداشتیں

15. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ . اَنَّہُ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْأَحْزَابِ یَنْقُلُ التُّرَابَ ، وَقَدْ وَارَی التُّرَابُ بَیَاضَ بَطْنِہِ وَھُوَ یَقُوْلُ: ''لَوْ لَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا . فَأَنْزِلِ السَّکِیْنَۃَ ، عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا . اِنَّ الْأُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ، اِذَا أَرَادُوا فِتْنَۃً أَبَیْنَا''

ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احزاب ''خندق'' کے موقع پر دیکھا کہ مٹی (''خندق کھودنے کی وجہ سے جو نکلتی تھی'') خود ڈھو رہے تھے، مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ یہ شعر کہہ رہے تھے

کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ

پاؤں جموادے ہمارے دے لڑائی میں ثبات

جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات (البخاری: 2837)

میری زبان کو حق گوئی کے لیے مضبوطی عطا فرمائیے۔

16. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ . اَنَّہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْعُو: ''رَبِّ أَعِنِّی وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ ، وَانْصُرْنِی وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ ، وَامْکُرْ لِی وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ ، وَاھْدِنِی وَیَسِّرْ ھُدَایَ اِلَیَّ ، وَانْصُرْنِی عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی لَکَ شَاکِرًا ، لَکَ ذَاکِرًا ، لَکَ رَاھِبًا ، لَکَ مِطْوَاعًا ، اِلَیْکَ مُخْبِتًا ، أَوْ مُنِیْبًا ، رَبِّ ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِی وَاغْسِلْ حَوْبَتِی . وَأَجِبْ دَعْوَتِی ، وَثَبِّتْ حُجَّتِی ، وَاھْدِ قَلْبِی ، وَسَدِّدْ لِسَانِی ، وَاسْلُلْ ، سَخِیْمَۃَ قَلْبِی ''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے:

''اے پروردار میری امداد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری تائید فرما اور میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر۔ میرے نفع کے لئے تدبیر فرما اور میرے نقصان کے لئے تدبیر نہ فرما اور مجھ کو ہدایت عطا فرما اور میرے لئے ہدایت کو آسان فرمادے اے پرودگار مجھ کو اپنا شکر

یادداشتیں

گزار بنا دے‘ اے اللہ مجھ کو آپ سے خوف رکھنے والا‘ آپ کی پیروی کرنے والا آپ کی طرف گڑگڑانے والا یا دل لگانے والا بنا لے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھوڈال ”یعنی معاف فرما“ اور میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قوت عطا فرما اور میرے قلب کو سچا راستہ دکھا دے اور میری زبان کو ”حق گوئی کے لئے“ مضبوطی عطا فرما اور میرے قلب سے کینہ کو نکال دے۔

(أبو داود :1510)

یادداشتیں

الھمة

ہمت رکھنے والے کام

جہاد ہمت کی علامت ہے۔

1. اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (19) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ (20)

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے کو اُس شخص کی طرح کردیا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (19) جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کیا۔ اُن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔" (20)

(التوبہ: 19,20)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لیے ہمت چاہیے۔

2. اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (41) لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (42)

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانتے ہو۔ (41) اگر فائدہ قریب

یاداشتیں

ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تمہارے پیچھے جاتے۔لیکن ان کو مسافت دور لگی۔اور عنقریب وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم استطاعت رکھتے تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔(42)"

(التوبہ: **41,42**)

نفس کا تزکیہ کرنا ہمت کا کام ہے۔

3. **وَنَفْسٍ وَّمَاسَوّٰهَا** (7) **فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا** (8) **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا** (9) **وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا** (10)

"اور نفس کی اور جو اُس کو درست کیا!(7) پھر اُس کو اُس کی بدی کی اور اُس کی خدا خوفی کی سمجھ دی۔(8) یقیناً کامیاب ہوگیا وہ جس نے اُسے پاک کیا۔(9) اور یقیناً نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا۔(10)"

(التوبہ:**7,10**)

ہمت نہ رکھنے والے جہاد سے پیچھے رہتے ہیں۔

4. **وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ** (86) **رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ** (87) **لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** (88)

"اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرو تو ان میں سے جو قدرت والے ہیں وہ تم سے رخصت مانگتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیجئے کہ ہم پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں گے۔(86) انہوں نے

یاداشتیں

اس بات کو پسند کیا کہ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہیں۔اوران کے دلوں پر مہر لگادی گئی۔پھر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔(87)لیکن رسول اوروہ لوگ جواس کے ساتھ ایمان لائے ہیں،انہوں نے اپنے مالوں اوراپنی جانوں کے ساتھ جہادکیا۔اورانہی لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں۔اوریہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(88)"(التوبہ: 86,88)

ہمت کیسے کم ہوتی ہے؟

دنیاداری ہمت کوکم کردیتی ہے۔

5.عَنْ ابنِ عُمَرَ. ؓ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ:(اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِینَۃِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِیتُمْ بِالزَّرْعِ،وَتَرَکْتُمُ الْجِھَادَ ،سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ذُلًّالَایَنْزِعُہُ حَتّٰی تَرْجِعُوااِلٰی دِینِکُمْ".

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا۔آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم لوگ بیع عینہ کروگےاورگائے،بیل کی دم پکڑلوگےاورکھیتی باڑی سے خوش رہوگے(یعنی ہروقت دنیاداری میں مشغول رہوگے)اور جہادترک کردوگےتواللہ تعالیٰ تم پرذلت ورسوائی ڈال دیں گے۔پھرتم لوگوں سے ذلت دورنہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی جانب لوٹ جاؤ"۔

(ابوداود:3462)

جب مومن ہمت چھوڑدیں گے۔

6.عَنْ ثَوْبَانَ. ؓ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ (یُوشِکُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْأَکَلَۃُ اِلَی قَصْعَتِھَا)فَقَالَ قَائِلٌ:وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ؟قَالَ :"بَلْ أَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیرٌ،وَلَکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ، وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُورِعَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ،وَلَیَقْذِفَنَّ. اللّٰہُ فِي قُلُوبِکُمُ الْوَھَنَ"فَقَالَ قَائِلٌ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِوَمَاالْوَھَنُ؟قَالَ:"حُبُّ الدُّنْیَاوَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ".

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:"عنقریب تم

یاداشتیں

لوگوں پر دوسری اقوام چڑھ دوڑیں گی جس طریقے سے کھانے والے لوگ کٹورے پر آتے ہیں ۔ایک شخص نے عرض کیا ہم لوگ اس دور میں تعداد میں کم ہوں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ اس دور میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہو گے لیکن تم لوگ ایسے ہو گے جس طرح کہ دریا کہ پانی پر (کوڑے کرکٹ کا میل) ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا رعب اور دبدبہ، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ''وہن'' پیدا کردے گا۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا کی محبت اور موت کا ڈر (تمہارے اندر آجائے گا)

(ابو داود:4297)